سوال

(251) بعض لوگ فوت ہوجانے والے کے ترکہ سے ولیمے رچاتے ہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں کی موت پر ولیمے مجلس عزا وغیرہ رچاتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں اوران کی قیمت متوفی کے مال سے خرچ کی جاتی ہے، اس کا کیا حکم ہے؟ نیز اگر میت خود اپنے بعد ایسے ولیموں کی وصیت کر جائے تو کیا شرعاً ورثا پر لازم ہے کہ اس کی وصیت پر عمل در آمد کریں۔'' (محمد۔ع۔ا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

موت کے بعد ولیمے رچانے کی وصیت کرنا، بدعت اور جاہلیت کے اعمال سے ہے۔ اسی طرح اگر اس کی وصیت کے بغیر میت کے گھر والے ولیمے کریں تو بھی مکروہ کام ہے، جو جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ جریر بن عبداللہ بن بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا:

((كُنَّا نَعُدُّ الِاجْتِمَاعَ اِلی اَهْلِ الْمَيِّتِ وَصُنْعَةَ الطَّعَامِ بعدَ الدَّفْنِ مِنَ النِّيَاحَةِ))

''ہم میت والوں کے ہاں اکٹھا ہونے اور دفن کے بعد کھانا پکانے کو نوحہ گری میں ہی شمار کرتے تھے۔''

اس حدیث کو امام احمد نے اسناد حسن سے نکالا۔

اور یہ اس لیے بھی ناجائز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میت والوں کے لیے دوسروں پر کھانا پکانا مشروع کیا ہے کیونکہ وہ مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جعفر بن ابی طالب کے غزوہ موتہ میں شہید ہوجانے کی خبر پہنچی تو آپ نے ان کی برادری کے لوگوں سے کہا:

((اِصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طعامًا، فَقَدْ اَتَاهُم مَا يُشْغِلُهُم))

جعفر کے اہل خانہ کے لیے کھانا پکاؤ۔ کیونکہ انہیں ایسی مصیبت آئی ہے جو انہیں مشغول رکھے ہوئے ہے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 239

محدث فتویٰ